

گھریلو تشدد

ایک جائزہ...

یہ کونسی شکلیں اختیار کرتا ہے؟
ظلم کا شکار عورتوں پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
اس کا شکار کون ہوتے ہیں؟
اس کی کیسے وضاحت کی جاسکتی ہے؟
بچوں کا کیا ہوتا ہے؟
علاج دہی کے بعد کیا ہوتا ہے؟
اسکی عملی شکل کیا ہے؟
عورتیں اسے برداشت کیوں کرتی ہیں؟
اسے کیسے روکا جاسکتا ہے؟

یہ کونسی شکلیں اختیار کرتا ہے؟

گھریلو تشدد:

گھریلو تشدد اجنبیوں کے درمیان بے ترتیب و بے قاعدہ انداز میں واقع نہیں ہوتا۔ یہ ہمیشہ موجودہ یا سابقہ گہرے، جذباتی تعلق کی حیثیت میں رونما ہوتا ہے۔ یہ چند اضطراری افعال پر مشتمل نہیں ہوتا۔ گھریلو تشدد سے مراد ایسے مختلف رویے ہیں جن میں ہتک عزت، دھمکیاں اور ہراساں کیا جانا، معمولی اور سنگین جسمانی چوٹیں، جنسی حملہ، زنا بالجبر اور جنسی ایذا رسانی شامل ہوتے ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ گھریلو تشدد میں مبالغہ آمیز اہانت انگیز رویہ شامل ہو جو زبانی بدکلامی سے شروع ہو کر نفسیاتی ایذا رسانی سے گزرتا ہو جسمانی تشدد پر منتج ہوتا ہے۔ ہم عموماً گھریلو تشدد کو صرف اس آخری شکل کے تشدد سے پہچانتے ہیں۔ تاہم، ایسی عورتیں بھی ہیں جنہیں ماضی میں ان کے شریک حیات نے بغیر کسی جسمانی تشدد کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تشدد کی کوئی بھی شکل قابل جواز نہیں ہے؛ گھریلو تشدد کا اختتام ہمیشہ عورت کی نفسیاتی، جذباتی اور جسمانی صحت کی تباہی کی صورت میں ہوتا ہے۔

اس کا شکار کون ہوتے ہیں؟

گھریلو تشدد:

جس طرح کوئی ایذا رساں شخص مخصوص نہیں ہوتا، اسی طرح گھریلو تشدد کا شکار بھی کوئی مخصوص فرد نہیں ہوتا۔ ثقافت، قومیت، سماجی حیثیت، عمر یا آمدنی سے قطع نظر، مرد اپنی شریک حیات، سابقہ شریک حیات یا گرل فرینڈ پر حاوی ہونے یا اسے کنٹرول کرنے کے لیے تشدد کا سہارا لیتے ہیں۔ نظریاتی طور پر، تشدد کا سہارا لینے اور نہ لینے والوں کے درمیان کوئی حدِ فاصل نہیں ہوتی۔ طاقت کے بل پر نبھائے جانے والے ان تعلقات سے دنیا بھری پڑی ہے، ہر وہ جگہ جہاں مرد اپنی بیویوں پر حاوی ہونا چاہتے ہیں، ہر وہ مقام جہاں معاشرہ انہیں پنپنے کا موقع دیتا ہے۔ یہ نہ تو استحصال یافتہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد تک محدود ہیں، نہ ہی مخصوص قسم کے لوگوں تک، جیسا کہ عام خیال ہے۔ ان کی موجودگی کا گھریلو آمدنی کے کم یا زیادہ ہونے سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ سب الکوحل، نشہ آور ادویاء، مذہبی یا ثقافتی روایات، عمر وغیرہ سے متعلق ہوں۔

نتیجہ یہ کہ، کسی بھی عورت کی تقدیر میں گھریلو تشدد کا شکار ہونا نہیں لکھا۔ اس کے تشدد کا شکار ہونے کا تعلق ان حالات سے ہے جو اس کے اختیار سے باہر ہیں۔ یعنی تشدد کا شکار ہونے والی عورت اپنے اوپر ہونے والے تشدد کی خود ذمہ دار نہیں ہے۔ کوئی بھی عورت یا لڑکی گھریلو تشدد سے محفوظ نہیں ہوتی۔



گھریلو تشدد کے اظہار کے بہت سے طریقے ہیں، بشمول زبانی، نفسیاتی، جسمانی، جنسی اور مالی بدسلوکی، جن کی تفصیل طاقت اور اختیار کے دائرے میں دی گئی ہے۔

یہ ماڈل بعض خواتین کو ایک تشدد شریک حیات کے رویے کی نشاندہی میں مدد دیتا ہے۔



گھریلو بدسلوکی کا مصالحتی پراجیکٹ (202، ایسٹ سویڈن، ڈولتھ ایم این 55802) کی جانب سے تھین کردہ

اسکی عملی شکل کیا ہے؟

گھریلو تشدد:

گھریلو تشدد کوئی ایسا معاملہ نہیں ہوتا جس میں دو فریقین میں سے ایک ایذا رساں اور دوسرا تشدد کا شکار بن جائے۔ یہ ایذا رساں شخص کی طرف سے خواتین کو تنہا کر دینے، ذلیل و رسوا کرنے، ان کا استحصال کرنے اور ان کی آزادی، عزت نفس اور مساوات پر براہ راست حملے کے ذریعے ان پر اپنی بالادستی قائم کرنے کے لیے زبردستی کنٹرول کرنے کی حکمت عملیوں کا تسلسل ہے۔ ایذا رساں شخص، خواتین اور بچوں کی روزمرہ سرگرمیوں کو قابو میں رکھتا ہے اور ان کی نگرانی کرتا ہے، اور یہ کنٹرول اس کی عدم موجودگی میں بھی جاری رہتا ہے، لہذا یہ تشدد کے شکار افراد کی زندگی میں ایک مستقل خوف کی فضا پیدا کر دیتا ہے۔ اس طرح ایذا رساں شخص تشدد کی شکار خاتون پر اپنی بالادستی قائم رکھتا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ وہ ساری زندگی اسے چھوڑ کر کہیں نہ جائے۔ ہم اسے گھریلو تشدد کا چکر (سائیکل) کہتے ہیں (اگلے صفحے پر تصویر ملاحظہ کریں)۔

ظلم کا شکار عورتوں پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

گھریلو تشدد:

بدسلوکی کے مسلسل جاری رہنے کی صورت میں، وہ عورت تشدد کو روزمرہ کا معمول بلکہ قابل جواز سمجھنے لگتی ہے۔ اس کی قوت برداشت میں اس حد تک اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ خود پر اختیار قائم کیے جانے کے روزمرہ مظاہر کو بھی نہیں دیکھ پاتی۔ عورت پر پڑنے والے اس تشدد کے اثرات اسے واقعتاً اس کی متحرک اور زندہ رہنے کے لیے درکار توانائی سے محروم کر دیتے ہیں۔ کیوں؟ وہ خود کو مسلسل ایک تناؤ کے حامل ماحول میں رہنے کا عادی بنا لیتی ہے؛ کیونکہ اپنے جذبات اور صورتحال سے متعلق اپنے فہم و ادراک پر اس کا یقین متزلزل ہو جاتا ہے؛ کیونکہ وہ دوبارہ بدسلوکی کا شکار ہونے سے بچنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتی ہے؛ کیونکہ اپنے طرز عمل اور رویے کا جواز پیش کرنے کے لیے اس پر جبر کیا جاتا ہے۔ تشدد کا یہ پورا عمل اسے رشتے اور تعلق میں جکڑے رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسے نبھانے میں وہ مشکلات کا شکار رہتی ہے۔ یہ عمل اس لیے اپنے اثرات رکھتا ہے کہ متعلقہ عورت یہ یقین کرنے لگتی ہے کہ بدسلوکی کا سبب اس کی اپنی خطا ہے۔

جن عورتوں پر گھریلو تشدد روا رکھا جائے وہ ان کی دماغی اور جسمانی صحت پر تباہ کن اثرات مرتب کرتا ہے۔ جسمانی طور پر، وہ مختلف نوعیت کے درد، الرجیاں، بے خوابی، ہاضمے کے مسائل وغیرہ کا شکار ہو جائیں گی۔ ان کے جسم پر زخموں کے نشانات باقی رہ جائیں گے یا وہ مستقل معذوری کا شکار ہو جائیں گی۔ دماغی طور پر، اس کے نتائج شدید نوعیت کے نفسیاتی تناؤ، نیند کی بے قاعدگیوں، شدید ذہنی دباؤ کی علامات، خوف و ہراس کے عوارض اور حتیٰ کہ خودکشی کے خیالات یا ذہنی صدمے کے بعد تناؤ کی صورت میں نمودار ہوں گے جو کہ ادویاء (ذہنی دباؤ سے آرام، خوف و ہراس سے نجات دلانے والی، دافع درد ادویاء) کے استعمال کی جانب لے جاتی ہیں۔

اسے ہم گھریلو تشدد کا عمل کہتے ہیں۔

پریشانی: وہ انتہائی غصہ، طویل خاموشیوں، ڈرانے دھمکانے والے رویے، ہراساں کرنے والی نگاہوں کا مظاہرہ کرتا ہے۔

1

خوف: وہ محسوس کرتی ہے کہ صورتحال غالباً بدتر ہوتی چلی جائے گی، وہ فکر مند محسوس کرتی ہے، وہ تناؤ کو کم کرنے کی بھرپور کوشش کرتی ہے، وہ خوفزدہ ہوتی ہے، وہ ایک جگہ ٹھم جاتی ہے، اسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ اپنے ہر عمل اور ہر بات میں ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھ رہی ہے۔

مصالحت: وہ معافی جاننے کے لیے سب کچھ کر گزرتا ہے، مدد طلب کرتا ہے، علاج، خودکشی وغیرہ کا تذکرہ کرتا ہے۔

4

امید: وہ تبدیلی کے لیے اس کی کوششوں کو دیکھتی ہے، وہ اسے ایک موقع دے دیتی ہے، وہ اس کی مدد کرتی ہے، وہ اس کی ذات میں اس شخص کو دیکھتی ہے جس سے وہ ٹوٹ کر عشق کر بیٹھی تھی، وہ اپنا طرز عمل بدل دیتی ہے۔

2

3

بدسلوکی: وہ زبانی، نفسیاتی، جسمانی، جنسی اور مالی لحاظ سے اس کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے۔

غصہ: اور شرمندگی: اس کی تذلیل کی جاتی ہے، اداسی محسوس کرتی ہے، اسے ناانصافی کا احساس ہوتا ہے۔

جواز: وہ معافیوں کا خواستگار ہوتا ہے، وضاحت کرتا ہے کہ اس کے افعال کے پیچھے ایسی وجوہات ہیں جو اس کے اختیار سے باہر ہیں۔ زیادہ تر، وہ بدسلوکی کی ذمہ داری عورت پر ڈال دیتا ہے۔

احتساب: وہ اس کے پیش کیے جانے والے جواز پر یقین کر لے گی اور انہیں سمجھ لے گی، اسے امید ہوتی ہے کہ وہ اسے بدلنے میں مدد دے سکتی ہے، وہ اس کے لیے سہولیات فراہم کرتی ہے، اپنے تصورات پر اس کا یقین متزلزل ہو جاتا ہے (کیا یہ واقعی بدسلوکی ہے؟)، وہ خود کو ذمہ دار محسوس کرتی ہے اور اس کا غصہ غائب ہو جاتا ہے۔

بچوں کا کیا ہوتا ہے؟

گھریلو تشدد:

وہ بچے جنہیں اپنی والدہ سے بدسلوکی کے مرتکب فرد جانب سے خطرات درپیش ہوں، یا وہ بچے جن کے ساتھ بذات خود بدسلوکی کی گئی ہو، برا رویہ رکھا گیا ہو یا نفسیاتی اور زبانی بدکلامیاں کی گئی ہوں، اپنی فیملی کے دائرے میں موجود تشدد کے ہمیشہ شکار رہتے ہیں؛ انہیں اس کے نتائج بھگتنا پڑتے ہیں۔ ان بچوں کو بھی، اپنی ماں کی طرح، ذہنی دباؤ، خوف، شرمندگی، غصہ، بے یارومدگاری اور تبدیلی کی امید کے ساتھ زندہ رہنا پڑتا ہے۔ انہیں عموماً گھر پر ہونے والے تشدد کو راز میں رکھنا پڑتا ہے۔ اور اپنی ماں کی طرح، اس عمل کے جو اثرات ان پر پڑتے ہیں ان سے انہیں نمٹنا پڑتا ہے۔

بچوں پر مرتب ہونے والے اثرات تشدد کا سامنا کرنے کے دورانیے، ان کی عمر، جنس، اور تشدد کے مرتکب شخص کے ساتھ ان کے تعلق کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ دیگر بچوں کی طرح، گھریلو تشدد سے متاثر ہونے والے بچے بھی دوبارہ بہتر زندگی گزارنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اگر انہیں مناسب تعاون حاصل ہو اور ایسے وسائل اور مسلسل مدد تک رسائی حاصل ہو جو ان پر بیٹنے والے اس تمام تر عمل، اس کے نتائج اور صورتحال سے نمٹنے کے لیے ان کی ذاتی تخلیق کردہ حکمت عملیوں کو سمجھنے میں مدد دیں، تو وہ اپنی زندگیوں کو مثبت انداز میں دوبارہ تعمیر کر سکتے ہیں۔ اگر ماں اور بچے کے باہمی رشتے کو برقرار اور مضبوط رکھا جائے، تو وہ خود کو ایک جذباتی تحفظ کے ماحول میں پائیں گے جو ان کے مستقبل کے تعلقات کے لیے سود مند ثابت ہوگا۔

عورتوں پر گھریلو تشدد کے اثرات کی اس تاریک، حقیقی تصویر کے ذریعے، اس انتہا درجے کی طاقت اور برداشت کی قوت کو تسلیم کرنا اہم ہے جس کا مظاہرہ عورتیں کرتی ہیں۔ یہ مضبوط عورتیں ہوتی ہیں، ایسی جانناز ہستیاں جو اپنی زندگیوں پر اپنا اختیار دوبارہ پانے کی خاطر امید اور اہلیت کی تلاش میں اپنی ذات کے گہرے سمندر میں اتر جاتی ہیں۔ وہ عورتیں جن کے بچے بھی ہوتے ہیں، انہیں ایک پرسکون اور ہم آہنگ زندگی فراہم کرنے کی چاہ ان کے لیے تحریک کا ایک اضافی پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

علیحدگی کے بعد کیا ہوتا ہے؟

گھریلو تشدد:

علیحدگی عورتوں کے لیے ایک خطرناک وقت ہوتا ہے کیونکہ بدقسمتی سے یہ ضروری نہیں کہ علیحدہ ہونے کے بعد تشدد بھی رک جائے۔ بعض عورتوں کے لیے، یہ جاری رہتا ہے، اور بہت سی صورتوں میں یہ بدتر ہو جاتا ہے۔ بدسلوکی کا مرتکب آسانی سے یہ بات قبول نہیں کرتا کہ وہ اسے چھوڑ کر جا چکی ہے۔ وہ اسے اپنے ماتحت رکھنے اور اس پر اختیار برقرار رکھنے کے لیے کچھ بھی کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ اہانتیں، دھمکیاں اور ٹوہ میں لگے رہنا بعض اوقات روزمرہ کا معمول بن جاتا ہے۔

میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے ہر ایک کو عورتوں کے جسمانی خدوخال پر تبصرہ کرنے، ان پر تنقید کرنے کا موقع ملتا ہے جیسے وہ کوئی شے یا عوامی مال ہوں۔ نتیجہ یہ کہ، عورتیں اپنے جسموں پر اپنا ہی اختیار کھو بیٹھتی ہیں۔ ہر قیمت پر خوش کرنے کی چاہ لیے ہوئے، انہیں اپنے پیار بھرے رشتوں میں بھی آخر کار ناقابل قبول رویوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

مگر عورتیں سماجی حیثیت پا کر بھی کیسے گھریلو تشدد میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سماجی حیثیت عورتوں کو خود اپنی مرکزیت بھلا دینے، اپنے تخیلات کو مسلسل شک کی نگاہ سے دیکھنے، اپنا دفاع کرنے کی صلاحیت، اپنی قدر و اس پس منظر میں، بدسلوکی کو ناگزیر اور قابل جواز تصور کیا جاتا ہے۔ جب مرد، عوامی ادارے اور عورتیں خود اپنے اوپر ہونے والے تشدد کو کالعدم قرار دیتے ہیں، تو وہ ایک ایسے نظام کو مستحکم کرتے ہیں جس میں مردوں کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ انہیں تمام حقوق حاصل ہیں۔ بشمول قتل کے۔ اور ایک ایسا نظام جس میں مردوں کے تشدد کی ذمہ داری عورتوں پر عائد ہوتی ہے۔

گھریلو تشدد: اسے کیسے روکا جاسکتا ہے؟

گھریلو تشدد کے اس بھیانک عمل کو کیسے روکا جاسکتا ہے؟ بعض کہتے ہیں ”بدسلوکی کا شکار عورت کو اپنے ایذا رساں مرد سے چھٹکارا پالینا چاہیے!“۔ لیکن آنکھیں بند کر کے یہ قدم اٹھانا کوئی آسان مرحلہ نہیں۔ اور تنہا ایسا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وسائل پر انحصار کرنے کی اہلیت پانا ضروری ہے۔

گھریلو تشدد کی چکی میں پستی ایک عورت میں اندر تک بے بسی کا احساس جاگزیں ہو جاتا ہے۔ اسے اس صورتحال کے اثرات سے نمٹنے اور حقیقت کے اپنے ادراک میں عزت نفس اور اعتماد کی بحالی کے لیے سنجیدہ نوعیت کی مدد درکار ہوتی ہے۔ اسے کسی ایسے فرد کی ضرورت ہوگی جو اس کی بات سنے اور اس پر یقین کرے۔ اسے مسائل کے حل کی تلاش میں اپنے تحفظ کو فوجیت دینی ہوگی۔ اس کے تحفظ کے لیے درکار معاونت کی فراہمی میں اس کے ارد گرد موجود افراد - پڑوسی، فیملی اور دوست - کی مدد گراں قدر اہمیت کی حامل ہوگی۔ یہ بنیادی نیٹ ورک اُن کیونٹی اور ادارتی وسائل کی وسیع حد کا ایک حصہ ہے جو گھریلو تشدد کے حصار کو توڑنے میں عورتوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ دارالامان انہیں اور ان کے بچوں کو درکار تحفظ کی فراہمی اور انہیں اپنی زندگیوں پر دوبارہ اختیار دلانے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر پورا معاشرہ، اور بنیادی طور پر سرکاری اور قانونی اداروں کو لازماً گھریلو تشدد سے تحفظ دلانے، ان کا سراغ لگانے اور انہیں روکنے میں اپنا کردار

گھریلو تشدد، ہمارے رہائش پذیر معاشرتی پس منظر سے ہٹ کر کوئی غیر معمولی مظہر نہیں ہے۔ یہ بنیادی طور پر، عورتوں پر کیے جانے والے تشدد کی اُن مختلف صورتوں میں سے ایک ہے جو Quebec اور دنیا میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ درحقیقت، اپنے شریک حیات کے ساتھ زبانی، نفسیاتی، جسمانی، جنسی یا مالی بدسلوکی کے ذریعے، مرد اپنا اختیار اُس پر جتاتا ہے۔ وہ اپنی دانست میں خود کو اس اختیار کا حامل محسوس کرتا ہے کیونکہ، معاشرے کی بے شمار جہتوں میں، مردوں کو بہتر مراعات حاصل ہوتی ہے۔ وہ ہر قیمت پر اس اختیار کو محفوظ بنانا چاہتا ہے اور اسے قابل جواز بناتا ہے تاکہ اس کے گرد و پیش کے لوگ اس بات کو قبول کر لیں۔

لیکن اگر یہ عورت اپنے تعلقات میں تبدیلیاں چاہے، زیادہ پُر اعتماد بن جائے، ملازمت حاصل کر لے، اپنی ضروریات کا اعتراف کرے، مزید آزادی حاصل کرے یا جسے چاہے دیکھے، تو تشدد پھوٹ پڑے گا۔ اور عورت جتنی زیادہ آزادی چاہے گی، وہ اپنا اختیار برقرار رکھنے کے لیے نئی حکمت عملیوں کا استعمال اتنا ہی بڑھا دے گا۔ عورت کو اپنی برابری کی حیثیت میں - ایک آزاد، خود مختار ہستی کے طور پر تسلیم کرنے سے یہ انکار علیحدگی کے بعد کے تشدد کا مرکزی نکتہ ہے۔ اس کو چھوڑ کر چلے جانے، اس کے بغیر زندگی گزارنے کے عورت کے حق کو تسلیم کرنے کی عدم صلاحیت، بعض پُر تشدد مردوں کو انتہائی خطرناک درجے کا سفاک، حتیٰ کہ قاتل بنا دیتے ہیں۔

لیکن ایسا مرد ذہنی مریض یا کوئی عفریت نہیں ہوتا۔ وہ اپنی شریک حیات کو اس لیے قابو میں رکھنا چاہتا ہے کیونکہ اسے ایسا کرنے کا موقع بھی حاصل ہوتا ہے اور وسائل بھی - وہ وسائل جنہیں اس نے نتائج کو بھگتے بغیر آزمایا ہوتا ہے۔

گھریلو تشدد: عورتیں اسے برداشت کیوں کرتی ہیں؟

بہت کم عمری سے ہی، عورتیں معاشرتی طور پر پروان ہی ایسے چڑھتی ہیں کہ جو اپنی ذات یا اپنی ضروریات کے بجائے دوسروں کی ضروریات پر توجہ مرکوز کیے رکھتی ہیں۔ ان کے لیے یہی سمجھ لیا گیا ہے کہ انہیں دوسروں کو خوش کرنے، دوسروں کا خیال رکھنے اور اپنی وضع قطع کا دھیان رکھنے کے لیے ہی بنایا گیا ہے۔ انہیں مسلسل اس بات کی اہمیت بار بار کرواتا جاتی ہے کہ انہیں خوش اخلاق اور خوبصورت بنانا ہے اور جوان، دہلی پٹی اور کسی بھی نقص سے پاک رہنے کے لیے اپنے جسم کا خیال رکھنا ہے۔ کیوں؟ مردوں کو خوش کرنے کے لیے۔ نسوانی حسن پر گفتگو کے منہی نتائج